حج کی فرضیت اور عظمت

استطاعت کے باوجود اگر کوئی حج بیت اللہ نہ کرے تو اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی: فرمان نبویؐ

اسلام کا شاندار اور مایہ ناز اصول مساوات ہے۔ جس کے اثر سے آج دنیا کی تمام قومیں مسور ہیں۔ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے جو بنی نوع انسان میں عملی رنگ میں مساوات قائم کرکے انسانیت کبری کا نقشہ دکھاتا ہے۔ باقی تمام دنیا کے مذاہب اس شاندار تعلیم سے نا آشنا محض ہیں۔ سو حج سے یہ مقصد بھی بخوبی حاصل ہو جاتا ہے۔ حج کے دنوں میں سب امیر و غریب اور شاہ و گدا ایک ہی مقام پر ایک ہی لباس اور ایک ہی خیال میں خدائے واحد کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔

نماز روزہ اپنی اپنی جگہ نہایت اہم اور چشمہ خیرو برکت عبادتیں ہیں اور تزکیہ باطن کی روح پرور صورتیں ہیں مگر صرف بدنی صورتیں ہیں بدن کا عیش و آرام قربان کرنا پڑتا ہے۔ مالی قربانی کی سعادت سے محروم ہیں اور زکوۃ صرف مالی عبادت ہے۔ جو انقیاد جسم کی لذب اطاعت سے نا آشنا ہے۔

مگر حج کی یہ خصوصیت اور عظمت ہے کہ وہ بدنی اور مالی دونوں طرح کی عبادت کا مجموعہ ہے۔ چونکہ اس میں جان و مال دونوں کی قربانی ہے۔ اس لئے حج جہاد کے مشابہ اور ہم پایہ ہے۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تمہارا حج جہاد ہے۔"

حج ہر مستطیع مسلمان پر عمر میں صرف ایک بار فرض ہے اور اس سے زیادہ کی توفیق ہو جائے تو یہ نور علی نور ہے۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع علیہ سبیلا۔

ترجمہ:۔ اور اللہ کے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے اس پر جو اس تک راہ پا سکے۔"

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لوگو! حج تم پر فرض ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے) حتی کہ اس نے تین بار یہی سوال کیا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اگر میں ہاں کر دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا' اور یہ تم سے نہ ہو سکتا۔"

ایک اور روایت میں ہے:

والحج مرۃ فمن ذاد فتطوع۔

ترجمہ:۔ حج عمر میں ایک بار فرض ہے۔ جو اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔

اسی طرح حج کی فرضیت اور اس کی عظمت و اہمیت کے بیان سے قرآن و حدیث سے پر ہیں اور مسلمانوں پر حج بیت اللہ فرض کر دیا ہے۔

تارکین حج

اطاعت شعار اور سچے ایمان دار کے لئے تو قرآن کریم کی ایک آیت یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کافی ہے۔ مگر بے عمل اور نافرمان مسلمان کے لئے سارا قرآن اور احادیث کا تمام دفتر بے کار ہے۔

غور کیجئے! پانچ دفعہ نمازوں کے پڑھنے کا حکم کم و بیش سات سو جگہ ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے مسلمان بھائیوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

اسی طرح فرضیت حج قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ مگر بے عمل نافرمان اور سرمایہ دار مسلمان پھر بھی حج بیت اللہ ادا نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن کریم میں ہو ہولناک وعید آئی ہے:

و من کفر فان اللہ غنی عن العلمین۔

ترجمہ :۔ اور جو نہ مانے اس کا نقصان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام عالم سے بے نیاز ہے۔

یعنی جو کوئی اس بات کو نہ مانے کہ حج بیت اللہ فرض ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ وہ تمام جہان سے بے پرواہ ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے باغی نافرمان اور مال کی پجاری مسلمان حج نہیں کرتے تو نہ کریں۔ مگر قیامت کے روز تو اس سرمایہ پرستی اور نافرمانی کا مزہ چکھیں گے۔

ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

حج کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام، یہود و نصاری، صائبین، مجوس اور مشرکین سب کو جمع کیا اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حج تم پر فرض کیا ہے، پس تم حج کیا کرو مسلمانوں نے تو اپنے رسولؐ کے اس حکم کو بسرو چشم منظور کر لیا اور باقی ادیان کے لوگوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم کعبہ پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ ہم نہ اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھیں گے اور نہ اس کا حج کریں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا حکم فرمایا:

اب جو مال دار مسلمان توفیق ہوتے ہوئے حج نہیں کرتے ان کو غور کرنا چاہئے اور فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ مذکورہ بالا ادیان میں سے کون سے دین میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اگر وہ مذکورہ بالا وعید کو ذرا غور سے دیکھیں گے تو لرز جائیں گے اور اپنی نافرمانی کے عذاب چلا اٹھیں گے۔ ایسے مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کسی واقعی احتیاج نے یا کسی ظالم نے یا کسی سخت مرض نے نہیں روکا اور وہ بغیر حج کئے مرگیا تو اس کو اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔"

یعنی جو شخص حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرے اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

آہ، ان مسلمانوں کا قیامت کے روز کیا حشر ہو گا جو قبروں اور زندہ، مردہ پیروں، کی زیارت بڑے شوق اور نیاز مندی سے کرتے ہیں۔ رسم و رواج میں ہزاروں روپیہ خرچ کرکے، گھر پھونک کر تماشا دیکھتے ہیں۔ جو لہو لعب میں دولت کو پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔ جو انگریزی حکام کی خوشنودی اور ضیافتوں کے لئے خزانوں کو بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور جو لندن وغیرہ کی تماشاگاہوں کا طواف کرتے ہیں گویا حاتم کی قبر پر لات مار رہے ہیں۔ مگر حج کے نام سے وہ غریب ہو جاتے ہیں۔

کعبہ مکرمہ کی فضیلت

کعبہ مکرمہ دنیا میں اللہ تعالی کا پہلا گھر ہے۔ جہاں سے ہدایت و سعادت کا چشمہ پھوٹا۔ جسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم ذبیح اللہ علیہ السلام جیسے مقدس معماروں کے ہاتھوں بننے کا شرف حاصل ہوا۔

اسی کو ازل سے مشیت نے تاکا
کہ اس گھر سے ابلے گا چشمہ ہدی کا

اور یہی وہ مقدس گھر ہے جس کی شان میں علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

دنیا کے معبدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں یہ پاسباں ہمارا

سر کے بل جاؤ جس کو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بنایا اور جہاں سے

تمہیں دولت ایمانی ملی اور تم شفیع المذنبین کی امت میں شمار ہو کہ بہترین امت کہلائے۔

فرضیت حج کی شرائط

حج کے فرض ہونے کے شرائط یہ ہیں :

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغ (۴) پرامن راستہ

(۵) استطاعت زاد راہ و سواری (۶) صحت ضروری' عادی

(۷) عورتوں کے لئے خاوند یا دوسرے محرم کا ہونا۔

حج کرنے کے تین طریقے ہیں:

(۱) قران

(۲) تمتع

(۳) افراد

قران

قرآن کے معانی ہیں' میقات سے حج و عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی نیت کر لینا۔

تمتع

تمتع یہ ہے کہ میقات سے تو صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ پہنچ کر طواف و سعی وغیرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور پھر مکہ سے حج کا احرام باندھے۔

افراد

افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے۔

قران افضل ہے یا تمتع

اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے لیکن اقوی قول یہ ہے کہ جو ہدی (قربانی) اپنے ساتھ لے کر آئے اس کے لئے قران افضل ہے اور جو ہدی نہ

لائے اس کے لئے تمتع افضل ہے۔ اب اوقات حج ملاحظہ ہوں۔

اوقات حج

عمرہ کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں' جب جی چاہے اور جو دن ہو زیارت سے فیضیاب ہو لے۔ مگر حج کے اوقات معین ہیں:

اول : یوم الترویۃ یعنی آٹھویں ذی الحجہ

دوم : یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ

سوم : یوم النحر ایام تشریق یعنی ۱۱۔ ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ۔

مقامات حج

وہ مقامات جہاں حاجی حج کے اعمال و شعائر بجا لاتے ہیں :

مکہ' منیٰ' وادی محسر' مزدلفہ' وادی عرفہ اور عرفات۔

مکہ تو مشہور و معروف ہے۔ منیٰ مکہ مکرمہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بہت سے مناسک حج ادا ہوتے ہیں۔

اس مقام کا نام منیٰ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہاں خون بہت بہایا جاتا ہے اور یہ حد حرم میں داخل ہے۔

وادی محسر' یہ حد حرم میں تو داخل ہے مگر مشاعر میں نہیں ہے۔ یہاں چونکہ اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے اور ان کے ہاتھی تھک کر بیٹھ گئے تھے' اس لئے اس کو وادی محسر کہتے ہیں اور یہ مزدلفہ اور منیٰ کا برزخ ہے۔

مزدلفہ' منیٰ اور عرفات کے درمیان تقریباً" نصف راستہ پر واقع ہے۔ یہ حرم بھی ہے اور منحر بھی۔

ازدلاف کے معنی اجتماع اور تقرب کے ہیں۔ یہاں چونکہ سب حاجی جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام مزدلفہ رکھا گیا۔

وادی عرفہ' یہ حد حرم سے خارج ہے۔ اس جگہ ۹ ذی الحجہ کو زوال تک

قیام کرنا اور نماز ظہرو عصر ملا کر پڑھنا مسنون ہے۔

عرفات' یہ مقام مکہ سے تقریباً" تین فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے اور حد حرم سے باہر ہے۔ اس جگہ کی حاضری حج کا رکن اعظم ہے۔ اگر کوئی وقت مقررہ پر یہاں نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوتا۔

مواقیت' احرام' مناسک حج اور طریقہ حج چونکہ عام کتابوں میں مرقوم ہیں اس لئے انکے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

فضائل حج

حج کے فضائل بے شمار ہیں۔ اسلام کی یہ وہ اہم عبادت ہے جس کے فضائل بیان کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ مگر ایمان دار اور ذوق عبادت سے آشنا مسلمان کے لئے صرف اتنی فضیلت بیان کر دینا کافی ہے کہ حاجی اپنے اعمال و افعال کے ذریعے خلیلی جذبات کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر حج کی فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے۔ تاہم فضائل حج میں بکثرت احادیث آئی ہیں۔ ان میں دو ایک پیش کی جاتی ہیں:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ:

بہترین عمل کونسا ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔

اس نے پوچھا اس کے بعد:

فرمایا: حج مقبول۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص محض اللہ تعالی کے لئے حج کرے اور اس میں جماع اور فسق و فجور سے احتراز کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عمرہ سے عمرہ تک پچھلے گناہ معاف ہو

جاتے ہیں۔

فوائد حج

حج میں اللہ پاک نے بہت سے دینی و دنیوی فوائد رکھے ہیں۔ جن کے حصول کے بعد مسلمان صحیح معنوں میں دین و دنیا کے مالک بن جاتے ہیں۔ مگر ایسے حاجی بہت کم ہیں جو حج کے فوائد سے کما حقہ واقف ہوں۔ مسلمانوں کو باور کرنا چاہئے کہ حج کوئی معمولی عبادت نہیں۔ اس میں بے شمار دینی و سیاسی حکمتیں اور فوائد پوشیدہ ہیں۔ اسلام میں حج کے ذریعے ایک بڑا منشا علاوہ دیگر روحانی فوائد و برکات کے یہ بھی ہے کہ :

وہ میدان عرفات میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو پیغام محبت پہنچائے' بچھڑے ہوؤں کو ملائے' بے گانوں کو اپنا بنائے اور تمام عالم اسلام میں رابطہ دینی کو مضبوط بنائے۔ مختلف قوموں' نسلوں' زبانوں رنگوں اور ملکوں کے اشخاص کو دین وحدت میں شامل کر دے۔

اسلام کا شاندار اور مایہ ناز اصول مساوات ہے جس کے اثر سے آج دنیا کی تمام قومیں مسحور ہیں۔

صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو بنی نوع انسان میں عملی رنگ میں مساوات قائم کرکے انسانیت کبری کا نقشہ دکھاتا ہے۔

باقی تمام دنیا کے مذاہب اس شاندار تعلیم سے نا آشنا محض ہیں۔

سو حج سے یہ مقصد بھی بخوبی حاصل ہو جاتا ہے۔

حج کے دنون میں سب امیر غریب اور شاہ گدا ایک ہی مقام پر' ایک ہی لباس میں' ایک ہی خیال میں' خدائے واحد کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور تمام امتیازی تفرقے مٹ کر اخوت و مساوات کا ایک مسحور کن نظارہ دنیا کے سامنے ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں حج میں سیر و سیاحت' تجربہ' اکتساب اور معلومات میں اضافہ ہوتا

ہے اور باہمی تعاون و تناصر کا مقصد بھی حل ہوتا ہے۔ جس پر مسلمانوں کا سیاسی اقتدار اور شوکت اسلام موقوف ہے۔

اسی لئے تو یورپ کے مسیحی مفکرین حج ایسی عظیم کانفرنس سے بہت زیادہ خوف زدہ ہیں اور اس کو بھی اپنے دائرہ میں لانے کی تجاویز و تدابیر سوچ رہے ہیں۔

اللہ تعالی ان کے ارا ں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

یہ تو تھے دنیوی فوائد' باقی دی ائد ان سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ مثلا

کفارہ ذنوب اور خول ت و ہ اللہ تعالی مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان دینی مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان دینی و دنیوی فوائد سے کما حقہ تمتع اندوز اور بہرہ مند ہوں۔

حج کے ذریعے شوکت اسلام قائم ہو۔ مسلمانوں ں مرکزیت و جمعیت استوار ہو اور وہ دارین میں فائز المرام ہوں۔ آمین یارب العلمین

بقیہ۔ سعودی عرب کا جشن صد سالہ

والے یہی تھے۔ آپ ہی وزارت معارف کے پہلے وزیر تھے۔ انہوں نے اپنی نگرانی میں ہزاروں پرائمری سکول' سینکڑوں ثانوی سکول اور لاتعداد کالجز قائم کروائے اور سات یونیورسٹیاں قائم کیں۔ جب سے انہوں نے تخت سنبھالا ہے سعودی عرب نے نہ صرف تعلیم کے شعبہ میں ترقی کی بلکہ ہر شعبہ میں اوج ثریا کو چھوا۔

سعودی عرب اور پاکستان کی دوستی لازوال ہے۔ ہر موقع پر ایک دوسرے سے دونوں ممالک تعاون کرتے ہیں۔ سعودی عرب کا صد سالہ جشن اسے مبارک ہو اور دعا ہے کہ اللہ تعالی اسے ہر شعبہ میں پہلے سے زیادہ ترقی کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)